سوال

(461) کیا مرتکب کبیرہ قابل مغفرت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

مندرجہ ذیل افراد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آیا ایسا شخص کبھی بخشا جائے گا یا نہیں :

1۔ نشہ پینے والا۔ 2۔ ہمسایہ کا حق ادا نہ کرنے والا۔ 3۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ 4۔جماعت میں پھوٹ ڈالنے والا اور اس سے علیحدہ رہنے والا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

شرک وکفر کے علاوہ اور کسی گناہ کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ضرور بخشا ہی جائے گا اور نہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ ہرگز بخشا نہیں جائے گا، بلکہ کفر وشرک کے سوا ہر ایک گناہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے۔ چاہے تو بخش دے اور چاہے تو سزا دے، لیکن شرک وکفر کے سوا اور کسی گناہ کی سزا ابدی نہیں ہے۔ مگر آدمی کو ہر ایک گناہ سے ہر آن ڈرتے رہنا چاہیے اور گناہ ہو جائے تو اس سے جلد توبہ واستغفار کر ڈالنا چاہیے اور کسی گناہ پر ہٹ نہیں کرنا چاہیے، ورنہ چھوٹا گناہ بڑے گناہ کی طرف اور بڑا گناہ شرک وکفر کی طرف کھینچ لے جاتا ہے اور ابدی سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ لا يَغفِرُ أَن يُشرَكَ بِهِ وَيَغفِرُ ما دونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشاءُ ... ٤٨ ... سورة النساء

''بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے جسے چاہے گا۔''

نیز فرماتا ہے :

ذٰلِكَ بِأَنَّهُم كانوا يَكفُرونَ بِـٔايٰتِ اللَّهِ وَيَقتُلونَ النَّبِيّـۧنَ بِغَيرِ الحَقِّ ذٰلِكَ بِما عَصَوا وَكانوا يَعتَدونَ ... ٦١ ... سورة البقرة

''یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے اور نبیوں کو حق کے بغیر قتل کرتے تھے، یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے۔''

نیز فرماتا ہے :۔

وَلَم يُصِرّوا عَلىٰ ما فَعَلوا... ١٣٥ ... سورة آل عمران

''اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے۔''

تفسیر ابن کثیر(182/10) میں ہے :

"وقد روى ابن جرير والترمذي والنسائي وابن ماجه من طرق عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا أذنب ذنبا كانت نكتة سوداء في قلبه فإن تاب منها صقل قلبه وإن زاد زادت فذلك قول الله : (كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ)
وقال الترمذي حسن صحيح ولفظ النسائي إن العبد إذا أخطأ خطيئة نكت في قلبه نكتة فإن هو نزع واستغفر وتاب صقل قلبه فإن عاد زيد فيها حتى تعلو قلبه فهو الران الذي قال الله (كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ)

وقال أحمد : حدثنا صفوان بن عيسى أخبرنا ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المؤمن إذا أذنب كانت نكتة سوداء في قلبه فإن تاب ونزع واستغفر صقل قلبه فإن زاد زادت حتى تعلو قلبه وذاك الران الذي ذكر الله في القرآن (كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ)

وقال الحسن البصري : هو الذنب على الذنب حتى يعمى القلب فيموت وكذا قال مجاهد بن جبر وقتادة وابن زيد وغيرهم (المطففين :14)[1]

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی واسطوں کے ساتھ محمد بن عجلان سے روایت کی ہے، وہ قعقاع بن حکیم سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو صالح سے، وہ ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ اس گناہ سے توبہ کر لے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا چلا جائے تو وہ نکتے بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔''

یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے :

كَلّا بَل رانَ عَلىٰ قُلوبِهِم ما كانوا يَكسِبونَ ١٤ ... سورة المطففين

''ہرگز نہیں بلکہ زنگ بن کر چھا گیا ہے ان کے دلوں پر، جو وہ کماتے تھے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔۔۔۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے : اس کا مطلب گناہ پر گناہ کرتے چلے جانا یہاں تک کہ دل اندھا ہو جائے اور وہ مر جائے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، اور ابن زید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا یہی موقف ہے۔

---

[1]۔ سنن الترمذي رقم الحديث (3334) سنن النسائي الكبرىٰ (509/6) سنن ابن ماجه رقم الحديث (4244)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الادب، صفحہ: 710

محدث فتویٰ